بچوّں کا بہشتی زیور

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز، دہلی ۶

بچوں کا بہشتی زیور

مصنف
مولانا اشرف علی تھانوی

مرتبہ
قیوم نظامی ایم۔ اے

ناشر
ورلڈ اسلامک پبلیکشنز دہلی

سال اشاعت

۱۹۸۹

مطبع

عفیف آفسٹ پرنٹرس دہلی

زیر اہتمام

نذیر احمد وایس رحمان اگوانی

ناشران

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امی جان سے آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجئے مجھے اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
تاکہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری گوش دل سے سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا پر نہ مری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات دین و دنیا کی بھلائی جس سے لے جان آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام چلتے ہیں جس کے ذریعے سے ہی سب انسان کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوش ہوش کی اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں نیکیاں پیاری میری تیرے گلے کا ہار ہوں

قوت بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو | کامیابی سے سدا تو خرم و خرسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں | ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے | دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی لے مری جان زیورِ خلخال کو | پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤں کا زیور یہ ہے نور بصر | تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ مری جان کہیں

سچی کہانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی جنگل میں تھا۔ یکایک اس نے ایک بدلی میں یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے۔ اس آواز کے ساتھ وہ بدلی چلی اور ایک سنگستان میں خوب پانی برسا۔ اور تمام پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلا یہ شخص اس پانی کے پیچھے ہو لیا۔ دیکھتا کیا ہے ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ سے پانی بھر رہا ہے۔ اس نے باغ والے سے پوچھا کہ اے بندۂ خدا تیرا کیا نام ہے؟ اس نے وہی نام بتایا۔ جو اس نے بدلی سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے پوچھا اے بندۂ خدا تو میرا نام کیوں دریافت کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس بدلی میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ تیرا نام لے کر کہا کہ اس کے باغ کو پانی دے۔ تو ایسا کیا عمل کرتا ہے کہ اس قدر مقبول ہے اس نے کہا جب تو نے

پوچھا تو مجھ کو کہنا ہی پڑا میں اس کی کل پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی خیرات کر دیتا ہوں۔ ایک تہائی اپنے بال بچوں کے لیے رکھ لیتا ہوں اور ایک تہائی پھر اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔

فائدہ:۔ سبحان اللہ کیا خدا کی رحمت ہے کہ جو اس کی اطاعت کرتا ہے اس کے کام غیب سے اس طرح سرانجام ہو جاتے ہیں کہ اس کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ بے شک سچ ہے جو اللہ کا ہو گیا۔ اس کا اللہ ہو گیا۔

دوسری کہانی

خدا کا شکر کرنا اور ماضی کو نہ بھولنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا۔ خدا نے ان کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا جاتی رہے۔ جس

سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن (نفرت) کرتے ہیں۔ اس فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا وہ اسی وقت اچھا ہوگیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی۔ پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے اس نے کہا اونٹ سے پس ایک اونٹنی اس کو دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز پیاری ہے کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا وہ فوراً اچھا ہوگیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا تم کو کونسا مال پسند ہے اس نے کہا گائے پس اس کو ایک گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور پوچھا۔ تجھ کو کیا چیز چاہیئے۔ کہا اللہ تعالیٰ میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے کہا بکری پس۔ اس کو ایک بکری

دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اس کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں اور اس کی بکریوں سے پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب کا سامان چک گیا آج میرے پہنچنے کا سوائے خدا اور تیرے کوئی وسیلہ نہیں۔ میں اللہ کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی ہے تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچوں۔ وہ بولا یہاں سے چل دور ہو۔ مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں۔ تجھے دینے کی کوئی گنجائش نہیں۔ فرشتے نے کہا شاید میں تم کو پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا اور لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہیں تھا کہ خدا نے تجھ کو اس قدر مال عنایت فرمایا۔ اس نے کہا واہ کیا خوب یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو پھر خدا تجھے ویسا ہی کر دے جیسے پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس

اسی پہلی صورت میں آیا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا۔ پھر
اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں
بے سامان ہو گیا ہوں، آج بجز خدا کے اور پھر تیرے کوئی
وسیلہ نہیں ہے میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تجھ کو نگاہ
بخشی۔ تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کارروائی کر
کے سفر پورا کروں۔ اندھے نے کہا بے شک میں اندھا تھا خدا
تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے مجھے نگاہ بخشی۔ جتنی بکریاں تیرا
جی چاہے لے جا اور جتنی چاہے چھوڑ جا۔ خدا کی قسم کسی چیز
سے میں تجھے منع نہیں کرتا۔ فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے
پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور
تھی سو ہو چکی۔ خدا تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض
فائدہ:۔ خیال کرنا چاہیئے کہ ان دونوں کو ناشکری کا یہ نتیجہ ملا کہ
تمام نعمت چھن گئی اور جیسے تھے ویسے ہی رہ گئے۔ خدا ان
سے ناراض ہوا اور آخرت میں دونوں نامراد رہے اور اس
شخص کو شکر کی وجہ سے کیا عوض ملا کہ نعمت بحال رہی۔ خدا

اس سے خوش ہوا اور دنیا و آخرت میں شاد بامراد ہوا۔

تیسری کہانی

ایک بار حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کہیں سے گوشت آیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گوشت بہت اچھا لگتا تھا اس لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ گوشت طاق میں رکھ دے شاید حضرت نوش فرمائیں اس نے طاق میں رکھ دیا۔ اتنے میں سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہوکر آواز دی بھیجو اللہ کے نام پر خدا برکت کرے۔ گھر میں سے جواب آیا خدا تجھ کو بھی برکت دے اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی چیز دینے کی موجود نہیں ہے وہ سائل چلا گیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے ام سلمہ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے انہوں نے کہا ہاں ہے اور خادمہ سے کہا جا وہ گوشت آپ کے واسطے لے آ۔ وہ گوشت لینے گئی کیا دیکھتی ہے کہ وہاں گوشت کا تو نام بھی نہیں فقط ایک سفید پتھر کا ٹکڑا رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا تھا۔ اس لیے وہ گوشت پتھر بن گیا۔

فائدہ:۔ غور کیجئے خدا کے نام پر نہ دینے کی یہ نحوست ہوئی کہ اس گوشت کی صورت بگڑ گئی اور پتھر بن گیا۔ اس طرح جو شخص سائل سے بہانہ کرکے خود کھاتا ہے۔ وہ ایک قسم کا پتھر کھاتا ہے اور سنگدل ہو جاتا ہے۔

چوتھی کہانی

جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے یار و اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم میں سے رات کو کسی نے کوئی خواب تو نہیں دیکھا اگر کوئی دیکھتا تھا تو عرض کر دیا کرتا تھا۔ آپ کچھ تعبیر ارشاد کر دیا کرتے تھے۔ عادت کے موافق ایک بار سب سے پوچھا کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ سب نے عرض کیا کسی نے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک زمین مقدس کی طرف

لے چلے دیکھتا گیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا ہے اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا زنبور ہے۔ بیٹھے ہوئے شخص کے کلے کو اس سے چیر رہا ہے یہاں تک کہ گدّی تک جا پہنچا ہے اور پھر وہ کلہ اس کا درست ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ بات کیا ہے وہ دونوں شخص بولے آگے چلو ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لیٹا ہوا ہے اور اس کے سر پر ایک شخص بڑا بھاری پتھر لیے ہوئے کھڑا ہے اس سے اس کا سر نہایت زور سے پھوڑتا ہے۔ جب وہ پتھر اس کے سر پر دے مارتا ہے پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے۔ جب وہ اس کے اٹھانے کے لیے جاتا اور لوٹ کر اس کے پاس آنے نہیں پاتا کہ اس کا سر اچھا خاصا جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے وہ پھر اس کو اسی طرح پھوڑتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے۔ وہ دونوں بولے آگے چلو۔ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ہم ایک غار میں پہنچے جو مثل تنور کے تھا نیچے سے فراخ تھا اوپر سے

تنگ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس میں بہت سے ننگے مرد اور عورتیں بھرے ہوئے جس طرح وہ آگ اوپر کو اٹھتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ قریب نکلنے سے ہو جاتے ہیں۔ پھر جس وقت آگ بیٹھتی ہے وہ بھی نیچے چلے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کیا وہ دونوں بولے آگے چلو ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اس کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے اور اس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں وہ نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارے کی طرف آتا ہے جس وقت نکلنا چاہتا ہے۔ کنارے والا شخص اس کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ وہ اپنی پہلی جگہ پر جا پہنچتا ہے۔ پھر جب کبھی وہ نکلنا چاہتا ہے۔ اس طرح پتھر مار کر اسے ہٹا دیتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولے آگے چلو ہم آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک ہرے باغ میں جا پہنچے، اس میں ایک بڑا درخت ہے اور درخت

کے نیچے ایک بوڑھا آدمی اور بہت سے بچے بیٹھے ہیں اور درخت کے قریب ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ جس کے آگے آگ جل رہی ہے اور وہ اس کو دھونک رہا ہے پھر وہ دونوں مجھ کو چڑھا کر درخت کے اوپر لے گئے اور ایک گھر درخت کے بیچ میں نہایت عمدہ بن رہا تھا۔ اس میں لے گئے۔ ایسا گھر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں مرد، بوڑھے جوان اور عورتیں بچے بہت سے تھے پھر اس سے باہر لا کر اور اوپر لے گئے وہاں ایک گھر پہلے گھر سے بھی عمدہ تھا۔ اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔ میں نے ان دونوں شخصوں سے کہا تم نے مجھے تمام رات پھرایا اب بتاؤ یہ سب کیا اسرار تھے۔ انہوں نے کہا وہ شخص جو تم نے دیکھا تھا کہ اس کے کلّے چیرے جاتے تھے وہ شخص جھوٹا تھا۔ اس کے ساتھ قیامت تک یونہی ہوتا رہے گا اور جس کا سر پھوڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو علم قرآن دیا وہ رات کو اس سے غافل ہو کر سو رہا اور دن کو اس پر عمل نہ کیا۔ قیامت تک اس کے

ساتھ یہی معاملہ رہے گا اور جن کو تم نے آگ کے غار میں دیکھا وہ زنا کرنے والے لوگ ہیں اور جس کو خون کی نہر میں دیکھا وہ سود کھانے والا ہے اور درخت کے نیچے جو بوڑھے شخص تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ سلام تھے اور ان کے گرد جو بچے دیکھے وہ لوگوں کی نابالغ اولاد ہے اور جو آگ دھونک رہا ہے وہ مالک داروغہ دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے عام مسلمانوں کا ہے اور یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرئیل ہوں یہ میکائیل ہیں۔ پھر بولا سر اوپر اٹھاؤ۔ میں نے سر اوپر اٹھایا تو میرے اوپر ایک سفید بادل نظر آیا بولے یہ تمہارا گھر ہے۔

فائدہ :۔ جاننا چاہیئے کہ خواب انبیاءؑ کا وحی ہوتا ہے یہ تمام واقعات سچے ہیں اس حدیث سے کئی چیزوں کا حال معلوم ہوا اول جھوٹ کا کہ کیسی سزا ہے۔ دوسرے عالم بے عمل کا تیسرے زنا کا چوتھے سود کا خدا سب مسلمانوں کو ان کاموں سے محفوظ رکھے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ نمبر ۱

تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔ عقیدہ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا نہ اس کی کوئی بی بی ہے۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔

عقیدہ نمبر ۲

وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے نرالا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳

وہ زندہ ہے ہر چیز پر اس کی قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے کلام فرماتا ہے اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح نہیں۔ جو چاہے

کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں۔ وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اس کا کوئی پیدا کرنیوالا نہیں۔ اس کے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں، زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانیوالا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے۔ اور جس کو چاہے زیادہ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے اور جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔

عقیدہ نمبر ۴:۔

سب پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے۔ وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور آخری حضرت محمد صلعم تشریف لائے جو ساری دنیا کے نبی بنا کر بھیجے گئے

عقیدہ نمبر ۵

اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو نور سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے اوجھل کر دیا ان کو فرشتے کہتے ہیں بہت سے کام ان کے حوالے ہیں وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں لگا دیا ہے اس میں لگے ہوئے ہیں ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی وہ بھی ہمیں نہیں دکھائی ان کو جنّ کہتے ہیں،

عقیدہ نمبر ۶

مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر رسول اللہ صلعم کی خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اوروں سے نہیں ہو سکتیں

ان کو کرامات کہتے ہیں

عقیدہ نمبر ۷

اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو تبلا دیں اب کوئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں، بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ نمبر ۸

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں تبلائیں سنائیں، ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن مجید ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی قیامت تک قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں

کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا ہے مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

عقیدہ نمبر ۹

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے۔ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے۔ ان سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضور اکرم صؐ کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اس لیے خلیفہ اول کہلائے تمام امت میں سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضؓ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضؓ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۰

گناہ چاہے جتنا بڑا ہو جب تک اس کو بُرا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے

عقیدہ نمبر ۱۱

کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت مگر جن کا نام لے کر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۲

اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتائی ہیں۔ سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد مچائے گا۔ اس کو مارنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑا اودھم مچائیں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب

365

کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جاوے گا اور تھوڑے دنوں میں مسلمان مر جاوینگے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور اس کے سوا اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

جب ساری نشانیاں پوری ہو جاویں گی تو قیامت کا سامان ہو گا۔ حضرت اسرفیل خدا کے حکم سے صُور پھونکیں گے یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل پر ہے اور اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمام مخلوقات مر جاوے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کو بچانا منظور ہے۔ وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اس کیفیت پر گزر جاتے گی پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جاوے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جاوے گا۔ مردہ زندہ ہو جائیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکھٹے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب

پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے آخر ہمارے پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کریں گے۔ ترازو کھڑی کی جاوے گی بُرے بھلے عمل تولے جائیں گے ان کا حساب ہوگا بعضے بے حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چڑھنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں۔ وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جائیں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

کفر اور شرک کا بیان

کفر کو پسند کرنا، کفر کی باتوں کو اچھا جاننا، کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی، اولاد

وغیرہ کسی کے مرجانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔خدا کو بس اسی کو مارنا تھا، دنیا بھر میں مارنے کے لیے بس یہی تھا۔خدا کو ایسا نہ چاہیئے تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تونے کیا۔خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بُرا سمجھنا اس میں عیب نکالنا کسی نبی یا فرشتے کی حقارت کرنا ان کو عیب لگانا، کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر رہتی ہے۔ نجومی، پنڈت یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقین سمجھنا، کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی۔کسی نفع ونقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں، روزی یا اولاد مانگنا کسی کے نام کا روزہ رکھنا، کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت مانگنا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر

کی طرح کھڑے رہنا، توپ پر بکرا چڑھانا، کسی کے نام پر بکرا ذبح کرنا۔ جن، بھوت، پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیے ان کی بھینٹ دینا، بکرا وغیرہ ذبح کرنا، بچے کے جینے کے لیے اس کے نار کا پوجنا، کسی کی دہائی دینا، کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا، کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا، اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بُری رسموں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرانا، چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا، چادریں ڈالنا، پختہ قبریں بنانا، بزرگوں کی راضی کرنے کیلئے حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبر کو چومنا، خاک ملنا طواف یا سجدہ کرنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا

بڑے گناہ جن کی سزا بہت سخت ہے

خدا سے شرک کرنا ، ناحق خون کرنا ، ماں باپ کو ستانا زنا کرنا ، یتیموں کا مال کھانا ، زنا کی تہمت لگانا۔ خدا سے نا امید ہونا۔ وعدہ پورا نہ کرنا ، امانت میں خیانت کرنا۔ نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ چھوڑ دینا ، جھوٹ بولنا ، جھوٹی قسم کھانا ، غیر محرم (جس سے شادی جائز ہو) کے پاس تنہائی میں بیٹھنا۔

گناہوں سے دنیا کے نقصانوں کا بیان

علم سے محروم رہنا ، روزی کم ہو جانا ، خدا کی یاد سے وحشت ہو جانا ، آدمیوں سے وحشت ہو جانا ، خاص کر نیک آدمیوں سے ، اکثر کاموں میں مشکل پڑ جانا۔ دل میں صفائی نہ رہنا دل اور بدن میں کمزوری ہو جانا ، طاعت سے محروم رہنا ، عمر گھٹ جانا ، توبہ کی توفیق نہ ہونا ، کچھ دنوں میں گناہ کی

برائی دل سے جاتی رہنا ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو جانا ، دوسری مخلوق کو اس کا نقصان پہنچنا۔ اور اس وجہ سے اس پر لعنت کرنا ، عقل میں فتور ہو جانا ، فرشتوں کی دعا سے محروم رہنا پیداوار میں کمی ہونا ، شرم اور عزت کا جاتا رہنا ، نعمتوں کا چھن جانا ، دل کا پریشان رہنا ، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا خدا کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مر جانا۔

وضو کا بیان

وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ وضو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے کسی اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اڑکر اوپر نہ پڑیں۔ وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے اور سب سے پہلے تین دفعہ گٹوں تک ہاتھ دھووے پھر تین دفعہ کلی کرے اگر روزہ دار نہ ہو تو غرارہ کرکے سارے منہ میں پانی پہنچاوے ۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف

کرے۔ پھر تین دفعہ منہ دھووے، سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور اس کان کی لَو سے اس کان کی لَو تک سب جگہ پانی بہہ جاوے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی بہہ جاوے کہیں سوکھا نہ رہے۔ پھر ایک دفعہ سارے سر کا مسح کرے، پھر کان کا مسح کرے اندر کی طرف کا کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر کا انگوٹھوں سے مسح کرے۔ پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کے لیے نئے پانی کے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ سے لگا ہوا ہے وہی کافی ہے اور تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھووے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیوں کا خلال کرے۔ پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر اس میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا جیسے پہلے بے وضو

تھا۔ اب بے وضو رہے گا۔ ایسی چیزوں کو فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے لیکن ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے اگر کوئی اکثر چھوڑ دیا کرے تو گناہ ہوتا ہے ایسی چیزوں کو سنت کہتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ثواب ہوتا ہے۔ اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا اور شرع میں ان کے کرنے کی تاکید بھی نہیں ہے۔ ایسی باتوں کو مستحب کہتے ہیں۔

نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کر دی ہیں ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کو چھوڑ دینے سے بڑا

گناہ ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کیا کرے اور خوب اچھی طرح دل لگا کے نماز پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ سب بخش دے گا اور جنت دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا۔ اس نے دین کو برباد کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کی ہی پوچھ ہو گی۔ اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ اور بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہو گا۔ اس لیے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دنیا و دین دونوں

کو بہت نقصان ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا۔ کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔ بے نمازی کافروں کے برابر سمجھا گیا ہے خدا کی پناہ نماز نہ پڑھنا کتنی بُری بات ہے البتہ ان لوگوں پر نماز واجب نہیں۔ مجنون، نابالغ لڑکی اور لڑکا۔ اولاد جب دس برس کی ہو جاوے تو مار کر نماز پڑھادیں اور نماز کا چھوڑنا کبھی کسی وقت درست نہیں ہے۔ جس طرح ہو سکے نماز ضرور پڑھے البتہ اگر نماز پڑھنا بھول گئی بالکل یاد ہی نہ رہا جب وقت جاتا رہا تب یاد آیا کہ میں نے نماز نہیں پڑھی یا ایسی غافل سو گئی آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی تو ایسے وقت گناہ نہ ہوگا۔ لیکن جب آنکھ کھلے تو وضو کرکے فوراً قضا پڑھ لینا فرض ہے۔ البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو ذرا ٹھہر جاوے تاکہ مکروہ وقت نکل جاوے۔ اسی طرح جو نمازیں بے ہوشی کی وجہ سے نہیں پڑھیں اس میں بھی گناہ نہیں لیکن ہوش آنے کے بعد فوراً قضا پڑھنی پڑے گی۔

نماز کی شرطوں کا بیان

نماز شروع کرنے سے پہلے کئی چیزیں واجب ہیں اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے۔ نہانے کی ضرورت ہو غسل کرے۔ بدن پر یا کپڑے پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرے جس جگہ نماز پڑھنی ہے وہ بھی پاک ہونی چاہیئے۔ فقط منہ اور دونوں ہتھیلی اور دونوں پیر کے سوا سر سے پیر تک سارا بدن ڈھانپ لیوے۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے جس نماز کو پڑھنا چاہتی ہے اس کی نیت یعنی دل سے ارادہ کرے وقت آنے کے بعد نماز پڑھے۔ یہ سب چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں اگر ان میں سے ایک بھی رہ گئی تو نماز نہ ہو گی۔ بہت باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ دل میں اتنا سوچ لیوے کہ میں آج ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اگر کسی ایسی جگہ ہے کہ

قبلہ معلوم نہیں ہوتا کہ کدھر ہے اور نہ وہاں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے پوچھ سکے تو اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اس طرف پڑھ لیوے اگر بے سوچے پڑھ لیوے گی تو نماز نہ ہو گی۔

فرض نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھاوے ہاتھ کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے پھر سینہ پر باندھ لے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دے اور یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد پڑھے اور ولاالضالین کے بعد آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کے کوئی سورت پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں جائے۔ اور

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہے
اور رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں..... گھٹنوں پر رکھ
دے اور دونوں بازو پہلو سے خوب ملائے رہے اور دونوں
پیر کے ٹخنے بالکل ملا دیوے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتی ہوئی سر کو اٹھاوے۔ جب خوب سیدھی
کھڑی ہو جاوے تو پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی سجدہ میں جاوے۔
زمیں پر پہلے گھٹنے رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور
انگلیاں خوب ملا لیوے پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ماتھا
رکھے اور سجدہ کے وقت ماتھا اور ناک دونوں زمین پر رکھ
دے۔ اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے مگر
پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب
سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے
اور بائیں دونوں پہلو سے ملا دیوے اور دونوں باہیں زمین
پر رکھ اور سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے
پھر اللہ اکبر کہتی ہوئی کھڑی ہو جاوے اور زمین پر ہاتھ ٹیک

کر نہ اٹھے پھر بسم اللہ کہہ کر الحمد اور سورت پڑھ کر دوسری رکعت اسی طرح پوری کرے جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیں چوتڑ پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیوے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے۔ پھر پڑھے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لا اِلٰہَ کہنے کے وقت کلمہ کی انگلی اٹھا دے اور اِلَّا اللّٰہ کہنے کے وقت جھکا دیوے اگر چار رکعت پڑھنا ہوں تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے۔ بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کر اٹھ کھڑی ہو اور دو رکعتیں اور پڑھ لے اور فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملا دے۔ جب چوتھی رکعت پر بیٹھے پھر التحیات پڑھ کے یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر یہ دعا پڑھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ پھر اپنے داہنی طرف سلام پھیرے اور کہے السلام عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہ پھر یہی کہہ بائیں طرف سلام پھیرے ان فرائض میں سے ایک بات بھی چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔

نماز توڑ دینا کب درست ہے

نماز پڑھتے میں ریل چل دے اور اس پر اپنا اسباب رکھا ہوا ہے یا ال بچے سوار ہیں تو نماز توڑ کے بیٹھ جانا درست ہے۔

سامنے سانپ آ جائے تو اس کے ڈر سے نماز توڑ دینا درست ہے ۔ نماز میں کسی نے جوتی اٹھا لی اور ڈر ہے کہ اگر نماز نہ توڑے گی تو لے کر بھاگ جاوے گی تو اس کے لیے نماز توڑ دینا درست ہے کوئی نماز میں ہے ۔ اور ہانڈی ابلنے لگی جس کی لاگت تین چار آنہ ہے تو نماز توڑ کر اس کو درست کر دینا جائز ہے ۔ کوئی اندھی عورت یا مرد جا رہا ہے آگے کنواں ہے تو اس کو بچانے کے لیے نماز توڑ دینا جائز ہے ۔ کسی بچہ کے کپڑوں کو آگ لگ گئی تو اسے بچانے کے لیے نماز توڑ دینا درست ہے

روزے کا بیان

حدیث شریف میں روزے کا بڑا ثواب آیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کا بڑا مرتبہ ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے واسطے

ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور نبی اکرم نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ قیامت کے دن روزے کا بے حد ثواب ملے گا۔ روایت ہے کہ روزہ داروں کے واسطے قیامت کے دن عرش کے تلے دسترخوان چنا جائے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے۔ روزہ بھی دین اسلام کا بڑا رکن ہے جو روزہ نہیں رکھے گا اس کو بڑا گناہ ہوگا۔

رمضان شریف کے روزے کی اگر رات کو نیت کرے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج کا روزہ نہ رکھوں گی۔ پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض روزہ چھوڑنا بری بات ہے۔ اس لیے روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا لیکن صبح کو کچھ کھا پی چکی ہو۔ تو اب نیت نہیں کر سکتی۔ اگر کچھ کھایا

پیا نہ ہو تو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے رمضان شریف کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔ رمضان شریف کے مہینے میں بس اتنی نیت کر لینا درست ہے کہ آج میرا روزہ ہے

روزہ دار اگر بھول جائے کچھ کھا لے یا پانی پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو وہ اگر اسقدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر کمزور ہو کر روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے۔ بلکہ کھانے دے۔ دن کو سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو لگانا درست ہے۔

روزہ یاد ہو اور پانی حلق سے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو پانی ہی پی لے۔ سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے۔ لیکن اتنی بھی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے لگے۔

رمضان شریف کے روزے توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے برابر لگاتار روزے رکھے۔ تھوڑے تھوڑے کر کے روزہ رکھنا درست نہیں اگر خود روزے نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا اناج دے دیوے۔ اچانک بیمار پڑنے سے کہ جان کا خطرہ ہو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ سانپ نے کاٹ کھایا تو روزہ توڑ کر دوا پی لینا درست ہے

زکوٰۃ کا بیان

جس کے پاس مال ہو اور وہ زکوٰۃ نہ نکالے تو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ گار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی دونوں کروٹیں، پیشانی اور پیٹھ داغی جائیں گی جب ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

پھر گرم کر لی جائیں گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اس کا مال بڑا زہریلا سانپ گنجا سانپ بنا لیا جائے گا اور وہ اس کی گردن میں لپیٹ دیا جائے گا۔ پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا۔ اور کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں۔ میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔ خدا کی پناہ، بھلا اتنے عذاب کو کون سہار سکتا ہے۔ تھوڑی سی لالچ کے بدلے میں یہ مصیبت بھگتنا بڑی بے وقوفی کی بات ہے۔ خدا کی دی ہوئی دولت کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی بری بات ہے۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو ایک سال تک رہے تو سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اگر اس سے کم ہو تو اس پر واجب نہیں۔

جتنا مال ہو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی سو روپے میں ڈھائی روپے اور چالیس روپے میں ایک روپیہ کسی نے زکوٰۃ کے روپے نکالے تو اختیار

ہے چاہے ایک ہی کو سب دے دے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی غریبوں کو دیوے

حج کا بیان

جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد اتنا خرچ ہو کر سواری پر متوسط گزران سے کھاتا پیتا چلا جاوے اور حج کر کے چلا آوے اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے۔ اور حج کی بڑی بزرگی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اس کا بدلہ بجز بہشت کے اور کچھ نہیں حضور اکرم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں۔ جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے اور جس کے ذمہ حج فرض ہو اور وہ نہ کرے اس کے لیے بڑی دھمکی آئی ہے۔ چنانچہ رسول اکرم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا سامان ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جا سکے۔

اور پھر وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ خدا کو اسکی کچھ پروا نہیں اور یہ بھی فرمایا کہ حج کا ترک کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔

قسم کھانے کا بیان

بے ضرورت بات بات میں قسم کھانا بری بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کی بڑی بے تعظیمی اور بے حرمتی ہوتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے سچی بات پر بھی قسم نہ کھانا چاہیئے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور یوں کہا اللہ قسم، خدا قسم خدا کی عزت و جلال کی قسم خدا کی بزرگی اور بڑائی کی قسم تو قسم ہو گئی۔ اب اس کے خلاف کرنا درست نہیں اگر خدا کا نام نہیں لیا فقط اتنا کہہ دیا میں قسم کھاتی ہوں کہ فلاں کام نہ کروں گی تب بھی قسم ہو گئی۔ اگر یوں کہا کہ خدا گواہ ہے خدا کو گواہ کر کے کہتی ہوں، خدا کو حاضر ناظر جان کے کہتی ہوں۔ تب بھی قسم ہو گئی۔ قرآن مجید کی قسم، کلام اللہ کی قسم کھا

کر کوئی بات کہی تو قسم ہو گئی خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے رسول اللہ کی قسم، کعبہ اللہ کی قسم، اپنی آنکھوں کی قسم، تمہارے سر کی قسم، اپنی جوانی کی قسم اپنے ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے باپ کی قسم، اپنے بچے کی قسم، تمہارے سر کی قسم، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا گناہ ہے اگر کسی نے قسم توڑ دی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلا دے یا کچا اناج دیدے۔

اُدھار لینے کا بیان

کسی نے اگر کوئی سودا ادھار خریدا تو یہ بھی درست ہے لیکن اتنی بات ضروری ہے کہ کچھ مدت مقرر کرکے کہہ دے کہ پندرہ دن میں یا مہینہ بھر میں یا چار مہینہ میں ادا کروں گی اگر کچھ مدت مقرر نہیں کی فقط اتنا کہہ دے کہ ابھی دام نہیں ہیں پھر دے دوں گی تو بیع فاسد ہو گئی اگر خریدنے کے اندر یہ شرط نہیں لگائی خرید کر کہہ دیا کہ میں پھر دے دوں گی تو

کچھ ڈر نہیں اور اگر نہ خریدنے کے اندر کچھ کہا نہ خرید کر کچھ کہا تب بھی بیع درست ہو گی۔ ان دونوں صورتوں میں اس چیز کے دام ابھی دینا پڑیں گے۔ جب کسی کے پاس دام موجود ہو تو ناحق کسی کو ٹالنا کہ آج نہیں کل آنا اس وقت نہیں اس وقت آنا یہ سب باتیں حرام ہیں۔ وعدہ پورا ہونے کے بعد ٹالنا جائز نہیں۔

امانت کا بیان

کسی نے کوئی چیز تمہارے پاس امانت رکھائی اور تم نے لے لی تو اب اس کی حفاظت کرنا تم پر واجب ہو گیا۔ اور اگر حفاظت میں کوتاہی کی اور وہ چیز ضائع ہو گئی تو اس کا تاوان یعنی ڈنڈ دینا پڑے گا۔ البتہ اگر حفاظت میں کوتاہی نہیں ہوئی پھر بھی کسی وجہ سے جاتی رہی۔ مثلاً چوری ہو گئی یا گھر میں آگ لگ گئی تو اس کا تاوان نہیں ہوتا۔ کسی نے کہا کہ میں ذرا کام

سے جاتا ہوں میری چیز رکھ لو تم نے کہا اچھا رکھ دو یا تم نہیں بولے اور وہ تمہارے پاس رکھ کر چلا گیا تو امانت ہو گئی۔ البتہ اگر تم نے صاف انکار کر دیا اور وہ رکھ کر چلا گیا تو پھر امانت نہیں ہوئی۔

بغیر اجازت کسی کی چیز لینا

کسی کی چیز زبردستی لے لینا یا پیٹھ پیچھے اس کی بغیر اجازت کے لے لینا بڑا گناہ ہے بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی عزیز کی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں۔ یہ بھی درست نہیں ہے اور جو چیز بلا اجازت لے لی تو اگر وہ چیز ابھی موجود ہو تو وہی چیز پھیر دینا چاہیئے اور اگر خرچ ہو گئی ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایسی چیز تھی کہ اس کے مثل بازار میں مل سکتی ہے ویسی منگا کر دینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز لے کر ضائع کر دی کہ اس کے مثل ملنا مشکل ہے تو پھر اس کی قیمت

دینا پڑے گی۔

قرآن مجید کو پڑھنے کا بیان

قرآن کو اچھی طرح سنوار کر پڑھنا واجب ہے اس میں بے پرواہی اور سستی کرنے میں گناہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا چاہیئے۔ قرآن مجید پڑھنے کے لیے وضو کر لینا چاہیئے۔ قرآن مجید کا احترام واجب ہے۔ اسے کسی اونچی جگہ پر رکھنا چاہیئے۔ قرآن مجید کی بے حرمتی بڑا سخت گناہ ہے۔

کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ پڑھ لو اپنے سامنے سے کھاؤ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر مت دیکھو کھانے والوں کی طرف مت دیکھو۔ بہت جلدی

جلدی مت کھاؤ۔ خوب چبا کر کھاؤ۔ جب تک ایک لقمہ نہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو۔ شوربہ وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پائے۔

محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو، نرمی سے بولو، محفل میں تھوکو نہیں۔ وہاں ناک صاف مت کرو، اگر ایسی ضرورت ہو تو وہاں سے الگ چلے جاؤ۔ اگر جمائی یا چھینک آوے منہ پر ہاتھ رکھو آواز پست کرو کسی کی طرف پاؤں مت کرو۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو۔ انگلیاں مت چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو، بات بات پر قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن خود کلام مت شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے تو خوب توجہ سے سنو تاکہ اس کا دل نہ بجھے۔ البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو یا تو منع کردو یا وہاں سے اٹھ

جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرے۔ بیچ میں مت بولو۔ جب کوئی آوے اور محفل میں جگہ نہ ہو ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ مل مل کر بیٹھ جاؤ کہ جگہ ہو جاوے۔ جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو تو اسلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

ماں باپ کے حقوق

ماں باپ کو تکلیف نہ پہنچاؤ اگرچہ ان کی طرف سے کچھ زیادتی ہو۔ زبان کے برتاؤ سے ان کی تعظیم کرو۔ جائز کاموں میں ان کی اطاعت کرو اگر ان کو حاجت ہو مال سے ان کی خدمت کرو۔ ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت اور رحمت کرتے رہیں۔ نفل، عبادات اور خیرات کا ثواب ان کو پہنچائیں۔ ان کے ملنے والوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔ ان کے ذمہ اگر کوئی قرض ہو اور خدا تعالیٰ نے طاقت

دی ہو تو اس کو ادا کرے۔ مرنے کے بعد خلافِ شرعی رونے اور چلانے سے بچے ورنہ ان کو تکلیف ہو گی۔

عام مسلمانوں کے حقوق

مسلمان، مسلمان کی خطا معاف کرے۔ اس کے رونے پر رحم کرے۔ اس کے عیب کو ڈھانکے۔ اس کے عذر کو قبول کرے۔ اس کی تکلیف کو دور کرے، ہمیشہ اسکی خیر خواہی کرتا رہے۔ اسکی محبت نباہے۔ اس کے عہد کا خیال رکھے بیمار ہو تو پوچھے مر جاوے تو دعا کرے، اس کی دعوت قبول کرے۔ اس کا تحفہ قبول کرے۔ اس کے احسان کے بدلے احسان کرے۔ اس کی نعمت کا شکر گزار ہو۔ ضرورت کے وقت اس کی مدد کرے۔ اس کے بال بچوں کی حفاظت کرے اس کا کام کر دیا کرے۔ اس کی بات کو سنے اس کی سفارش قبول کرے۔ اس کو مراد سے نا امید نہ کرے مسلمانوں کو چاہیئے کہ آپس میں نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ

گفتگو کریں۔ ایک دوسرے پر احسان کریں۔ ظالم کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کریں۔ جو بات اپنے لیے پسند کرے۔ وہی دوسرے کے لیے بھی پسند کرے۔ اگر کسی وجہ سے کچھ ناراضگی ہو جائے تو تین دن کے بعد غصہ ترک کر دے۔ چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کرنا چاہیئے۔

ہمسایہ کے حقوق

ہمسائے کے ساتھ احسان اور رعایت کے پیش آوے۔ اسکی بیوی کی آبرو کی حفاظت کرے۔ کبھی کبھی اس کے گھر تحفہ وغیرہ بھیجتا رہے۔ جب وہ فاقہ زدہ ہو تو اس کو کھانا دے اس کو تکلیف نہ دے۔ ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے نہ الجھے۔ اس کی راحت کو اپنی راحت پر مقدم رکھے۔

حیوانات کے حقوق

جس جانور سے کوئی فائدہ متعلق نہ ہو۔ اس کو مقید نہ کرے بالخصوص پرندوں کے بچوں کو آشیانہ سے نکال لانا اور ان کے ماں باپ کو پریشان کرنا بڑی بے رحمی ہے۔ جو جانور قابل کھانے کے ہیں ان کو محض دل بہلانے کے لیے قتل نہ کرے جو جانور کام کرتے ہیں ان کے کھانے پینے اور راحت رسانی و خدمت کا پورے طور پر اہتمام کرے ان کی قوت سے زیادہ ان سے کام نہ لے ان کو حد سے زیادہ نہ مارے۔ جن جانوروں کو ذبح کرنا ہو یا بوجہ موذی ہونے کے قتل کرنا ہو تیز اوزار سے جلدی کام تمام کر دے ان کو تڑپا دے نہیں۔ بھوکا پیاسا رکھ کر جان نہ لے۔

توہمت کا بیان

۱۔ بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ناپاک کپڑا دھو کر جب

تک سوکھ نہ جائے وہ پاک نہیں ہوتا اور اس سے نماز درست نہیں یہ بالکل غلط ہے۔ بعض عورتیں اس مسئلے کے نہ جاننے سے اپنی نمازیں قضا کر لیتی ہے۔ گیلے کپڑے سے نماز درست ہے۔

۲۔ بعض عورتوں کا اعتقاد ہے کہ جس عورت کے ہاں آٹھواں بچہ ہو اس کو ایک چرخہ صدقہ میں دینا چاہیئے وگرنہ بچہ کی جان کو خطرہ ہے۔ یہ ایک واہیات اعتقاد ہے توبہ کرنی چاہیئے۔

۳۔ بعض عورتیں غریب مزدوروں سے پردہ نہیں کرتیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۔ یہ مشہور ہے کہ رات کے وقت درخت سویا کرتے ہیں یہ بھی بالکل غلط ہے۔

۵۔ یہ جاہلوں میں مشہور ہے کہ اگر خاوند نامرد ہو تو اس سے نکاح جائز نہیں بلکہ اس سے پردہ کرنا چاہیئے۔ یہ بالکل غلط ہے۔

کتا پالنے اور تصویروں کا بیان

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے گھر میں کتا یا تصویر ہو اس کے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے کو ہوگا۔ کتا گھر کی حفاظت اور کھیت کی حفاظت کے لیے رکھنے سے کوئی گناہ نہیں۔ شکار کے لیے بھی کتا پالا جا سکتا ہے۔ البتہ شوق سے کتا نہیں رکھنا چاہیے۔

آتش بازی کا بیان

شب برات میں یا شادی میں انار، پٹاخے اور آتشبازی

چھڑانے میں کئی گناہ ہیں اول تو یہ ہے کہ پیسہ فضول برباد جاتا ہے۔ قرآن شریف میں مال اڑانے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا ہے اور ایک آیت میں فرمایا ہے کہ مال فضول اڑانے والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے۔ یعنی ان سے بیزار ہیں دوسرے ہاتھ پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے۔ اور اپنی جان یا مال کو ایسی ہلاکت اور خطرے میں ڈالنا خود شرع میں برا ہے تیسرے اکثر لکھے ہوتے کاغذ آتش بازی کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ خود حروف بھی ادب کی چیزیں ہیں اس طرح کے کاموں میں ان کو لانا منع ہے بلکہ بعض کاغذوں پر قرآن کی آیتیں یا حدیثوں یا نبیوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں بتلاؤ تو سہی ان کے ساتھ ، بے ادبی کرنے کا کتنا بڑا وبال ہے۔ تو تم اپنے بچوں کو ان کاموں کے واسطے کبھی پیسے مت دو

شادی کی رسموں کا بیان

سب سے بڑی تقریب جس میں خوب دل کھول کر حوصلے نکالے جاتے اور بے انتہا رسمیں ادا کی جاتی ہیں وہ یہی شادی کی تقریب ہے یہ بہت بڑی بربادی ہے دنیا کی بھی اور دین کی۔ اس میں جو رسمیں ادا کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ سب سے پہلے برادری کے مرد جمع ہو کر لڑکی والے کی طرف سے تعیین تاریخ کا خط لکھ کر نائی کو دے کر رخصت کرتے ہیں۔ یہ رسم ایسی ضروری کہ چاہے برسات ہو۔ راہ میں ندی نالے پڑتے ہوں۔ جس میں نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانے کا احتمال ہو غرض کچھ بھی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ ڈاک کے خط پر کفایت کریں۔

گھر میں برادری کنبے کی عورتیں جمع ہو کر لڑکی کو ایک کونے میں قید کر دیتی ہیں۔ جس کو مائیوں بٹھلانا اور مانجھے بٹھلانا کہتے ہیں یہ رسم بھی چند خرافات باتیں ملا کر بنائی گئی ہے جو خلاف

شرع ہے۔ شادی کی ان گنت فضول رسمیں لوگوں نے اپنا رکھی ہیں۔ جن پر صرف روپیہ ضائع کیا جاتا ہے اور گناہ کمایا جاتا ہے۔ شادی شرع کے مطابق نہایت سادگی سے کرنی چاہیئے۔

وضو اور پاکی کا بیان

وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار معلوم ہو۔ تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔ پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو۔ نہ پشت کرو۔ پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔ کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں سے کوئی سانپ۔ بچھو وغیرہ نکل آئے۔ جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔ پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔

لینے دینے کا بیان

روپیہ پیسہ کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ

رہے اور خدا جو حلال پیسہ دے اس کو اڑاؤ نہیں بلکہ ہاتھ روک کر خرچ کرو۔ اگر کوئی مصیبت زدہ یا ناچار اپنی چیز بیچتا ہو۔ اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ۔ اس کی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیزیں خرید لو۔

اگر تمہارا قرضدار غریب ہو تو اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو جہاں تک ممکن ہو کسی سے قرض مت لو اگر مجبوری سے لے لو تو اس کے ادا کرنے کا خیال رکھو بے پروا مت بن جاؤ۔

ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بری بات ہے۔ مزدوری کرا کر اس کی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔ اگر کھانے پکانے کو کسی کو آگ دے دی۔ یا کھانے میں ڈالنے کو نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسا سارا کھانا اسے دے دیا۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے۔ جہاں پانی کثرت سے ملتا ہو وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کر دیا اور جہاں کم ملتا ہے وہاں ایسا ثواب ہے۔ جیسے

کسی مردہ کو زندہ کر دیا۔

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

جو شخص پورا حکیم نہ ہو اس کو کسی کی دوا کرنا درست نہیں جس میں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا تو گنہگار ہو گا۔ دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا نہیں چاہیے۔ خواہ ہنسی میں ہو۔ منع ہے۔ شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔ چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو۔ کتے بلی کو بند رکھنا جس سے وہ بھوکا پیاسا تڑپے گناہ ہے۔ کسی گنہگار کو طعنہ دینا بڑی بات ہے ہاں نصیحت کے طور پہ کہنا کچھ ڈر نہیں۔ بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ جانور کو ذبح کرتے ہوئے چھری تیز کر لو تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

کھانے پینے کا بیان

بسم اللہ کرکے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور

اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیزیں
ہیں جیسے کئی طرح کے پھل کئی طرح کی شیرینی ہو۔ اس وقت جس
چیز کو جی چاہے۔ جس طرف سے چاہے اٹھاؤ۔ انگلیاں چاٹ
لیا کرو اور برتن میں سالن ختم ہو چکے تو اس کو بھی صاف
کر لیا کرو۔ خربوزے کی پھانکیں ہو یا کھجور و انگور کے دانے
یا مٹھائی کی ڈلیاں تو ایک ایک اٹھاؤ دو دو ایک دم سے
مت اٹھاؤ۔ کھا پی کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر۔ کھانے سے
پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو۔ بہت جلتا کھانا مت
کھاؤ۔ کھانا مل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔ جب کھانا
کھا چکو تو اپنے اٹھنے سے پہلے دستر خوان اٹھوا دو۔ اس
سے پہلے خود اٹھنا بے ادبی ہے اگر اپنے ساتھی سے پہلے
کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو تاکہ
دوسرا ساتھی شرم سے بھوکا نہ اٹھ جائے۔ پانی ایک سانس
میں مت پیو۔ تین سانس میں پیو۔ بسم اللہ کہہ کر پیو اور
پی کر الحمد للہ کہو۔ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو

تو ڈھانک کر بھیجو۔

پہننے اوڑھنے کا بیان

ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو۔ جو امیر عورتیں اور مرد بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتے ہیں۔ ان کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ مخواہ دنیا کی ہوس بڑھے گی۔ پیوند لگانے کو ذلت مت سمجھو۔ کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو نہ میلا کچیلا پہنو۔ اور صفائی رکھو۔ بالوں میں تیل کنگھی کرتے رہو۔ مگر ہر وقت اسی دھن میں مت رہو۔ ہاتھوں میں مہندی لگاؤ۔ اپنے گھر کی صفائی رکھو۔

سلام کرنے کا بیان

آپس میں سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ جو پہلے سلام کرے اس کو۔ زیادہ ثواب ملتا ہے اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے سلام ہو گیا اسی

طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دے دیا تو وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا۔

چند اچھی باتوں کا بیان

زمانے کو بُرا مت کہو۔ باتیں چبا چبا کر مت کرو نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو۔ ضرورت کے مطابق بات کرو۔ کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔ کسی کی بُری صورت یا بُری بات کی نقل مت اُتارو۔ کسی کا عیب دیکھو اس کو چھپاؤ۔ گاتے مت پھرو۔ جو کام کرو سوچ سمجھ کر کرو تاکہ کام بگڑ نہ جائے۔ کوئی تم سے مشورہ کرے تو وہ صلاح دو۔ جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو۔ غصے کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ لوگوں سے اپنا کہا سنا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہو گی۔ دوسروں کو نیکی کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔

غصے کی بُرائی اور اُس کا علاج

غصہ میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا۔ اس لیے زبان سے بھی جا بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اس لیے اس کو بہت روکنا چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس پر غصہ آئے اس کو اپنے سامنے سے بالکل ہٹا دے یا خود اس جگہ سے ایک طرف ہو جائے۔ پانی پی لیں یا وضو کر لیں۔ اس سے غصہ کم ہو جاتا ہے۔

حسد کی برائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا، پھلتا پھولتا یا عزت و آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اس کے زوال سے خوش ہونا۔ اس کو حسد کہتے ہیں۔ یہ بہت بری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے۔ ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گزرتی

ہے۔ غرض اس کی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں۔ اس لیے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے۔ اور علاج اس کا یہ ہے اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھ کو ہی نقصان اور تکلیف ہے اس کا کیا نقصان ہے۔ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے۔ کہ حسد کرنے والی گویا اللہ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلاں شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا۔ اس کو نعمت کیوں دی گئی

دنیا اور دولت کی محبت

مال و دولت کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب یہ دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں

سماتی ۔ کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی حرص رہتی ہے کہ کس طرح روپیہ آئے ۔ اور کیونکر جمع ہو ۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیئے ۔ اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیئے ۔ اتنے برتن ہو جائیں ۔ اتنی چیزیں ہو جائیں ۔ ایسا گھر بنانا چاہیئے ۔ باغ لگانا چاہیئے ۔ جائداد خریدنا چاہیئے ۔ جب رات دن دل اسی میں رہا تو پھر خدائے تعالےٰ کو یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اسکی محبت جم جاتی ہے تو مرکر خدا کے پاس جانا بھی اس کو برُا معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی سارا عیش جاتا رہے گا ۔ اور کبھی مرتے وقت دنیا کا چھوڑنا برُا معلوم ہوتا ہے اور جب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو یہ تو یہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اس کو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا ۔ نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے ۔ نہ جھوٹ اور دغا کی پرواہ ہوتی ہے ۔

بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لے کر بھر لے۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے۔ سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس میں جی لگانے کا کیا فائدہ بلکہ جس قدر جی زیادہ لگے گا اس قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ کاروبار کو حسبِ ضروریات، بڑھائے۔ غریبوں میں زیادہ بیٹھے اور امیروں سے تعلق کم رکھے۔

کنجوسی اور اس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے۔ جیسے زکوٰۃ، قربانی کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں

کے ساتھ سلوک کرنا کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اس کا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل اور بے قدر رہتا ہے۔ یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا بُرائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے۔ کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو اپنی طبیعت پر زور ڈال کر اس کو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کرکے اس تکلیف کو سہارے جب تک کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے۔ یوں ہی کیا کرے۔

نام کی خواہش

جب آدمی کے دل میں اپنے نام کی خواہش ہوتی ہے۔ تو وہ دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور

حسد کرتا ہے۔ ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے۔ مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا جائے یہ فضول خرچی ہے۔ اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں علاج اسکا یہ ہے کہ اس بات کو ذہن میں رکھے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گا۔

غرور کی برائی

غرور اور شیخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں عبادت میں دینداری میں یا حسب نسب میں یا مال اور

سامان میں یا عزت و آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہو گا۔ وہ جنت میں نہ جائے گا۔ اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا اور اس نصیحت کرنیوالا کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ اپنی حقیقت پر غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں۔ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں۔

توبہ اور اس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس کے سب گناہ معاف ہو

جانتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا تو ہر وقت کوئی نہ کوئی بات گناہ کی ہو ہی جاتی ہے۔ ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا طریقہ اس کے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا۔ اس وقت چاہیئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کو بھی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں ان سے معاف بھی کرا لے یا ادا کر دے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں ان پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدا تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

یتیم کا مال کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں بعض آدمی اس طرح قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے

شعلے نکلتے ہوں کسی نے آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں

بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر

حدیث میں ایک قصہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتنے میں ایک سوار بڑی شان و شوکت سے سامنے سے گزرا۔ ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا ہی کر دیجئے۔ بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر بولنے لگا کہ اے اللہ مجھ کو ایسا مت کیجو اور پھر دودھ پینے لگا پھر سامنے سے کچھ لوگ گزرے جو ایک لونڈی کو پکڑے ذلت اور

خواری سے پیسے جاتے تھے۔ ماں نے دعا کی کہ اے اللہ میرے لڑکے کو ایسا مت کیجو۔ وہ بچہ پھر بولا اے اللہ مجھ کو ایسا کر دیجیو۔ ماں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ بچے نے کہا وہ سوار تو ایک ظالم شخص تھا۔ اور لونڈی کو لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ یہ چور ہے۔ بدچلن ہے اور وہ غریب اس سے پاک ہے۔ مطلب یہ کہ اس سوار کی مخلوق کے نزدیک تو قدر ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ قدر نہیں اور یہ لونڈی مخلوق کے نزدیک تو بے قدر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔ یہ لونڈی کی کرامت تھی کہ دودھ پیتا بچہ باتیں کرنے لگا۔

بنی اسرائیل کی ایک عقلمند بی بی کا ذکر

بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عالم اور عابد تھا اس کو اپنی بی بی کے ساتھ بہت محبت تھی اتفاق سے وہ مر گئی اس عالم پر

ایسا غم سوار ہوا کہ دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا اور سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی اس نے یہ قصہ سنا اس کے پاس گئی اور گھر میں آنے والوں سے کہا کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اور وہ زبانی ہی پوچھ سکتی ہوں اور دروازے پر جم کر بیٹھ گئی آخر اس کو خبر ہوئی اور اندر آنے کی اجازت دی آ کے کہنے لگی کہ مجھ کو ایک مسئلہ پوچھنا ہے اس نے کہا بیان کرو کہنے لگی کہ میں نے اپنی پڑوسن سے کچھ زیور مانگے کے طور پر لیا تھا اور مدت تک اس کو پہنتی رہی۔ پھر اس نے آدمی بھیجا کہ میرا زیور دے دو تو کیا اس کا زیور دے دینا چاہیئے عالم نے کہا بیشک دے دینا چاہیئے۔ وہ عورت بولی کہ وہ تو میرے پاس مدت تک رہا ہے تو کیسے دے دوں عالم نے کہا تب تو وہ اور بھی خوشی سے دینا چاہیئے کیونکہ ایک مدت تک اس نے نہیں مانگا یہ اس کا احسان ہے۔

عورت نے کہا خدا تمہارا بھلا کرے پھر تم کیوں غم میں پڑے ہو۔ خدا نے تعالیٰ نے ایک چیز مانگے کی دی تھی جب چاہا لے لی۔

یہ سن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں اور اس بات سے اس کو بڑا فائدہ پہنچا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی بی بی کا ذکر

ان کا نام ایشاع ہے یہ حضرت حنہؑ کی بہن اور حضرت مریم کی خالہ ہیں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم نے زکریا کی بی بی کو سنوار دیا۔ اس کا مطلب بعضے عالموں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے ان کی عادتیں خوب سنوار دیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ان کے بڑھاپے میں پیدا ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رشتے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خالہ کے نواسے ہیں۔ نواسہ بھی بیٹے کی جگہ ہوتا ہے۔ اس واسطے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کو دوسری کی خالہ کا بیٹا فرما دیا۔ اچھی بات ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔ بیبیو اپنی عادتیں ہر طرح کی خوب سنوارو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بی بی ہیں صرف ان ہی کنواری سے حضورؐ کا نکاح ہوا۔ عالم اتنی بڑی تھیں کہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابی ان سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے۔ ایک بار ہمارے نبی اکرم کے ایک صحابی نے پوچھا کہ سب سے زیادہ آپ کو کس کے ساتھ محبت ہے۔ فرمایا عائشہ رضؓ کے ساتھ۔ انہوں نے پوچھا مردوں میں آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ۔ بیبیو تم بھی دین کا علم حاصل کرو اور حضرت عائشہ رضؓ کے نقشِ قدم پر چلو۔

کھانے کا بیان

کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اس کا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔ ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے

دن وہ کہلاتے ہیں جب کہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔ گرمی کے موسم میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو۔ جیسے کھیرا۔ ککڑی تری وغیرہ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو۔ شربت نیلوفر، شربت عناب، فالودہ گرمیوں کے لیے عمدہ چیز ہے۔ اس موسم میں گرم وخشک غذائیں بہت کم کھانی چاہیئے جاڑے کے موسم میں جس قدر ممکن ہو۔ مقوّی غذائیں اور دوائیں استعمال کریں تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے۔

بینگن:۔ گرم خشک ہے اس میں غذائیت بہت کم ہے خون بُرا پیدا کرتا ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتا ہے۔

مولی:۔ گرم خشک ہے اس کے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں۔ بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے۔

گائے کا گوشت:۔ گرم خشک ہے اس سے خون گاڑھا اور بُری قسم کا پیدا ہوتا ہے۔ خارش اور بواسیر والوں کو نقصان کرتا

ہے۔ **گاجر:** گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ البتہ تبخیر
کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اس لیے لوگ اس کو ٹھنڈی
کہتے ہیں۔ گوشت میں پکانے سے اس کے نقصان کم ہو جاتے
ہیں۔ **لوبیا:**۔ گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے اس سے
خواب پریشان نظر آتے ہیں سرکہ اور چینی ملانے سے اس کا
نقصان کم ہو جاتا ہے۔ **مسور:**۔ خشک ہے بواسیر والوں کو
نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی
مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے۔ زیادہ گھی ڈالنے سے یا
سرکہ ملا کر کھانے سے اس کی کچھ اصلاح ہو جاتی ہے

کھٹائی:۔ زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے۔ اور جلد بوڑھا
کرتا ہے۔ عورتیں بہت احتیاط رکھیں۔ کھانا بہت گرم نہ
کھائیں۔ گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو
بہت نقصان پہنچتا ہے۔ موٹا آٹا میدہ سے اچھا ہے اور
لقمہ خوب چبانا چاہیئے۔ اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہیئے۔۔۔

پانی کا بیان

سوتے سے اٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ یک لخت ہوا میں نکلو۔ اگر آپ کو بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پی کر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو۔ سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چل کر فوراً پانی مت پیو۔ خاص کر جس کو لو لگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اسی وقت مر جاتا ہے اسی طرح نہار منہ نہ پینا چاہیئے۔ یا پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنوئیں کا ہو جس پر بھرائی زیادہ ہو کھارا پانی اور گرم پانی مت پیو۔ بارش کا پانی سب سے اچھا ہے۔ مگر جس کو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پیئے۔ گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا بندھا رکھو تاکہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے۔

آرام اور محنت کا بیان

نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے۔ سُستی چھا جائے ہر وقت پلنگ ہی پر دکھلائی دو۔ گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈال دو۔ کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعض بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سے بیچ کی راس سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے۔ اس کے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل لیا کرو۔ جو عورتیں چکی پیستی ہیں کوٹتی پیستی ہیں۔ کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا رہتا ہے صبح سویرے اٹھنے کی عادت ڈالو۔ دوپہر کو بے ضرورت نہ سوؤ اور اگر کچھ تکان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔ دماغ سے کام لینا بھی ضروری ہے ورنہ اس سے دماغ کی رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ حد سے زیادہ زور ڈالا جائے تو خشکی اور کمزوری بڑھ جاتی ہے۔

نیکی کی باتیں

پرانی بات کا کسی کو طعنہ دینا بُری بات ہے۔ عورتوں کو ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے۔ جب کوئی نئی بات ہو گی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بڑھ جاتا ہے اپنے سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کریں۔ زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو۔ ورنہ کوئی نہ کوئی نامناسب بات ضرور نکل آئے گی۔ نوکروں پر ہر وقت سختی مت کرو۔ نام کے واسطے کبھی کوئی فکر اور بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو۔ اچھا کھانے پینے کی عادت مت ڈالو۔ ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا۔ کسی کے احسان کو مت بھولو بڑوں سے ہنسی مت کرو یہ بے ادبی کی بات ہے۔ دشمن کے ساتھ بھی اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر کسی سے کوئی چیز مانگ کی لو تو اس کی خوب احتیاط کرو۔ بغیر تحقیق کے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے دل دکھتا ہے۔